نزول کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کے مشاغل

تصنیف لطیف

مفسر اعظم پاکستان شیخ الحدیث والقرآن

حضرت علامہ مولانا محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام

الحاج محمد احمد قادری اویسی

ادارہ تالیفات اویسیہ

0321-6820890
0300-6830592

[illegible] سیرانی مسجد بہاولپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

امابعد! یہ رسالہ جلال الملت والدین امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رسالہ **اعلام الاعلام بحکم عیسیٰ علیہ السلام** کا ترجمہ مع معمولی اضافات از اویسی غفرلہٗ ہے اس کا آغاز کراچی بابُ المدینہ میں اور اختتام کوئٹہ بلوچستان میں ہوا۔ اس کے اکثر مضامین بحالتِ سفر تحریر میں آئے اس کا نام حضرت امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رسالہ کے مطابق **اعلام ارباب العقول بشغل عیسیٰ علیہ السلام بعد النزول** رکھا۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علیٰ حبیبہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابوالصالح

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور۔ پاکستان ...... ۱۳ ربیع الآخر ۱۴۲۳ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ آلہ الطیبین اصحابہ الطاھرین واولیاء امتہ الکاملین وعلماء ملتہ الراسخین

امابعد! اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت میں تشریف لائیں گے تو کیا وہ اس اُمت میں اپنی شریعت پر عمل کریںگے یا حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت کے تحت احکام جاری کریں گے۔ اگر وہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت کے تحت عمل فرمائیں گے تو ان کا طریق کار کیا ہوگا؟ کیا مذاہب اربعہ میں سے کسی ایک مذہب کی پیروی پر یا خود اجتہاد فرمائیں گے۔ خود اجتہاد کریں گے تو کیا انہی ادلّہ سے جن ادلہ سے سابق مجتہدین نے استنباط کیا۔ اگر وہی طریقہ نقل ہوگا اس جوامتِ مصطفویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا خاصہ ہے یا بذریعہ وحی احکام جاری کریں گے اگر طریقہ نقل سے ہوگا تو ان کا طریقہ معرفت حدیث کیا ہوگا کہ کون سی حدیث صحیح ہے اور کون سی ضعیف اس معیار کو حفاظ الحدیث سے واضح کریں گے یا ان کا کوئی طریقہ اور ہوگا اگر کہو کہ وہ وحی سے معلوم کریں گے تو وہ وحی کیسی ہوگی وہ وحی معروف ہوگی یا الہام ہوگا یا ان کیلئے کوئی فرشتہ نزول فرمائے گا اگر فرشتہ نازل ہوگا تو وہ کون سا فرشتہ ہوگا؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اموال بیت المال میں کیا حکم دیں گے؟ بیت المال کی زمینیں ہونگی اور اوقاف کے اموال بھی ہوں گے۔ یہی طریقہ اب ہمارے میں مروج ہے یا ان کا طریقہ کچھ اور ہوگا۔ ان تمام سوالات کے جوابات اسی رسالے میں پیش کیے جائیں گے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ الکریم الامین وعلیٰ آلہٖ واصحابہ اجمعین

الفقیر القادری ابوالصالح

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور وارد کراچی باب المدینہ

یکم ربیع الاول شریف ۱۴۲۳ھ

جواب...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لاکر ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کرینگے اس پر احادیثِ مبارکہ

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ان عیسیٰ یقتل الخنزیر بیشک حضرت عیسیٰ علیہ السلام خنزیر کو قتل کریں گے۔

شرح الحدیث...... اس حدیث میں دلیل ہے کہ خنزیر کا قتل کرنا واجب ہے کیونکہ یہ نجس العین ہے عیسیٰ علیہ السلام کا اسے قتل کرنا رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعتِ مبارکہ پر ہے اس لئے کہ ان کا نزول قربِ قیامت میں ہوگا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت تا قیامت باقی ہے۔

فائدہ...... امام نووی علیہ الرحمۃ نے شرح صحیح مسلم میں لکھا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو منسوخ کرنے کیلئے نہ ہوگا اور نہ ہی احادیث میں اسکا کوئی ذکر بلکہ احادیثِ صحیحہ میں صریح ہے کہ وہ امام عادل ہوکر نزول فرمائیں گے اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت پر احکام کا اجرا فرمائینگے بلکہ وہ امور جو مرور زمانہ کی وجہ سے لوگوں نے ترک کردیئے ہونگے ان کا احیاء فرمائیں گے۔

☆ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ینزل عیسیٰ ابن مریم مصدقا لمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلی ملته فیقتل الدجال ثم انما هو قیام الساعة (رواہ احمد والبزار والطبرانی) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائینگے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق کرینگے اور آپ کی ملت پر ہونگے اور دجال کو قتل کرینگے۔ اس کے بعد قیامت قائم ہوگی۔

☆ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، یلبث الدجال فیکم ما شاء الله ثم ینزل عیسیٰ ابن مریم مصدقا لمحمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وعلی ملته اماما مهدیا وحکما عدلا فیقتل الدجال (رواہ والطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی البعث بسند جید) تمہارے میں دجال جتنا عرصہ اللہ چاہے گا ٹھہرے گا پھر عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونگے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق کرینگے اور آپ کی ملت پر ہونگے امام ہدایت یافتہ اور حاکم عادل ہونگے پھر وہ دجال کو قتل کرینگے۔

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا کہ ینزل عیسیٰ ابن مریم فیؤمهم فاذا رفع من الرکعة قال سمع الله لمن حمده قتل الله الدجال اوظهر المؤمنین (رواہ ابن حبان فی صحیحہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوکر موجودہ لوگوں کی نماز کی امامت کرینگے جب سر رکوع سے اُٹھائیں گے تو کہیں گے اللہ نے حمد سن لی اور اللہ نے دجال کو قتل کردیا اور اہل ایمان کو غلبہ دے گا۔

شرح الحدیث...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس دن نماز میں سمع الله لمن حمده کہیں گے اور یہی جملہ قومہ میں کہنا مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت کا خاصہ ہے جیسا کہ خصائص ومعجزات کے ابواب میں ہے۔

☆ عن ابی هریرة رضی الله عنه قال یهبط المسیح ابن مریم فیصلی الصلوات ویجمع الجمع حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوکر پانچوں نمازیں پڑھیں گے اور جمعہ وغیرہ قائم فرمائیں گے۔ (رواہ ابن عساکر)

فائدہ...... یہ اس بارے میں صحیح ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہماری شریعت پر عمل کریں گے کیونکہ پانچ نمازیں اور جمعہ وغیرہ اُمتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے نہ تھا۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیف تهلك امة انا اولها وعیسیٰ ابن مریم آخرها (رواہ ابن عساکر)

☆ یہ اُمت کیسے ہلاکت ہوسکتی ہے جبکہ میں اس کے اوّل میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے آخر میں ہیں۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیف تهلك امة انا اولها وعیسیٰ ابن مریم آخرها والمهدی من اهل بیتی فی وسطها (ابن عساکر) یہ اُمت کیسے ہلاکت ہوسکتی ہے جبکہ میں اس کے اوّل میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخر میں اور مہدی جو میرے اہل بیت سے ہیں درمیان میں ہیں۔

جواب سوال نمبر۲...... یہ سوال کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مذاہب اربعہ میں سے کس مذہب پر عمل کریں گے عجیب بلکہ عجیب تر ہے شاید اسکے خیال میں یہ ہے مذاہب صرف ان چاروں پر منحصر ہیں حالانکہ مجتہدین بے شمار ہیں اوران میں ہر ایک کا اپنا مذہب ہے صحابہ کرام علیہم الرضوان تمام مجتہد تھے یونہی تابعین اور تبع تابعین وغیرہ میں ان گنت مجتہد تھے گزشتہ چند صدیوں پہلے دس مذاہب مروج تھے اور بیشمار لوگ ان کے مقلد رہے اوران کی کتب بھی مدوّن ہوئیں وہ دس مذاہب یہ ہیں:۔

(۱) مذہب امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۲) مذہب امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۳) مذہب امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(٤) مذہب امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (٥) مذہب سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (٦) مذہب الاوزاعی

(۷) مذہب اللیث بن سعد (۸) مذہب اسحاق راہویہ (۹) مذہب ابن جریر (۱۰) مذہب داؤد (کل میزان دس)

ان میں ہر ایک مذہب کے جید علماء تھے وہ اپنے مذاہب پر فتویٰ دیتے اور فیصلے فرماتے لیکن پانچویں صدی کے بعد ان علماء کے وصال اور عوام کے قصور ہمت کی وجہ سے وہ مذاہب بھی معدوم ہوگئے صرف یہی چار باقی مروج رہے اس کے بعد سائل کیسے کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان مذاہب اربعہ میں کس مذہب پر عمل کریں گے۔علاوہ ازیں عیسیٰ علیہ السلام نبی ہیں اور نبی کو کیا ضرورت ہے کہ وہ غیر نبی کے مذہب کی تقلید کرے۔علماء کرام تو کہتے ہیں کہ ایک مجتہد دوسرے مجتہد کی تقلید نہ کرے۔ جب مجتہد ایک اُمتی ہو کر تقلید نہیں کرسکتا تو نبی کیسے کسی کی تقلید کرے۔

سوال...... تمہاری تقریر سے ثابت ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے اجتہاد پر احکام صادر فرمائیں گے۔

جواب...... ایسا نہیں ہے اور نہ ہی تقریر مذکورہ بالا سے یہ ثابت ہوئی ہے حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وحی پر حکم فرماتے جو قرآن مجید آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوتا اور اسے اجتہاد نہیں کہا جاسکتا۔یونہی اسے تقلید بھی نہیں کہا جائے گا۔

عیسیٰ علیہ السلام کے احکام صادر کرنے کے طریقے

(اس کے متعلق تین طریقے ہو سکتے ہیں)

طریقہ اوّل...... ہر نبی اپنے زمانہ میں جملہ شرائع سابقہ ولاحقہ کے علوم وحي من الله علي لسان جبرئيل عليه السلام جانتے تھے بعض باتیں ان پر منزّل کتاب میں بھی درج ہوتی تھیں اس کے متعلق چند روایات ملاحظہ ہوں:۔

۱...... احادیث وآثار میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی اُمت کو خوشخبری سنائی کہ میرے بعد نبی احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائینگے اور خبر بھی سنائی کہ ان کی شریعت کے فلاں فلاں مسائل شریعت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف ہوں گے۔

۲...... وہب بن منبہ نے فرمایا کہ جب اللہ عزّ وجل نے موسیٰ علیہ السلام کو ہم کلامی کا شرف بخشا تو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی، اے میرے پروردگار! میں نے تورات میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ ایک بہترین اُمت ایسی ہے جو لوگوں کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرے گی اور اللہ عزّ وجل پر ایمان لائے گی۔ اے اللہ عزّ وجل یہ اُمت مجھے عطا فرما۔ اللہ عزّ وجل نے فرمایا، یہ اُمت تو میرے حبیب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو عطا ہو چکی۔ پھر عرض کی اے پروردگار! مَیں تورات میں ایک ذکر پڑھتا ہوں کہ وہ صدقات کھائیں گے ان کیلئے جائز ہوگا۔ حالانکہ اس سے قبل یہ قاعدہ ہے کہ جب کوئی صدقہ پیش کرتا تو اللہ عزّ وجل آگ بھیجتا، وہ اسے کھا جاتی، یہ اس کی قبولیت کی نشانی ہوتی۔ اگر صدقہ قبول نہ ہوتا تو آگ نہ کھاتی۔ اے اللہ عزّ وجل یہ اُمت مجھے عطا کردے۔ اللہ عزّ وجل نے فرمایا، یہ میرے حبیب احمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی اُمت ہے۔ پھر عرض کی اے پروردگار! میں تورات میں ایک اُمت کا ذکر پاتا ہوں کہ وہ جب گناہ کا ارادہ کریں گے ان کا گناہ نہ لکھا جائے گا جب تک ارتکاب نہ کریں۔ ارتکاب پھر بھی ایک برائی کا ایک گناہ لکھا جائے گا۔ اگر وہ نیکی کا ارادہ کریں گے تو ان کی ایک نیکی لکھی جائے گی اگر وہ اس پر عمل کریں گے تو ایک نیکی پر دس سے سات سو گنا نیکیاں لکھی جائیں گی۔ تو اللہ عزّ وجل نے فرمایا، یہ اُمت میں اپنے حبیب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو عطا کر چکا ہوں۔ (دلائل النبوة للبيهقي)

فائدہ...... یہ احکام شرعیہ اُمتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہیں جو سابقہ شریعتوں سے مختلف ہیں۔ جو اللہ عزّ وجل سے موسیٰ علیہ السلام نے انہیں بذریعہ وحی معلوم کئے ہیں نہ کہ اجتہاد وتقلید سے۔

۳...... وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بے شک اللہ عزّ وجل نے زبور میں وحی فرمائی اے ابو داؤد (علیہ السلام)! عنقریب تمہارے بعد ایک نبی آئے گا اس کا نام احمد، محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہوگا وہ صادق نبی ہوگا۔ ان کیلئے میں نے اگلوں پچھلوں کے گناہ بخش دیئے۔ اس کی امت مرحومہ ہے میں نے انہیں نوافل ایسے عطا کئے جیسے انبیاء علیہم السلام کو فرائض۔ ان کا نُور انبیاء علیہم السلام کے نور کی طرح ہوگا۔ یہاں تک کہ جب وہ قیامت میں آئیں گے تو ان کے آگے نور ایسے ہوگا جیسے انبیاء علیہم السلام کے آگے نور۔ اور یہ کہ ان پر میں نے نمازیں وضو وغیرہ ایسے ہی فرض کیا جیسے دوسرے انبیاء علیہم السلام پر۔ اور میں نے انہیں جنابت سے غسل فرض فرمایا جیسے انبیاء علیہم السلام پر اور میں نے ان پر حج فرض فرمایا جیسے انبیاء علیہم السلام پر۔ اور میں نے ان پر جہاد ایسے فرض فرمایا جیسے انبیاء علیہم السلام پر۔ اے داؤد (علیہ السلام)! میں نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی امت کو تمام اُمتوں پر برگزیدہ بنایا اور میں نے انہیں وہ خصلتیں عطا فرمائی ہیں جو ان سے پہلی امتوں کو عطا نہیں کیں۔ میں ان سے خطاء ونسیان سے مواخذہ نہ فرماؤں گا۔ جب وہ کسی گناہ کا ارتکاب کرینگے، ان کی استغفار سے میں انہیں بخش دوں گا۔ اور وہ کام جو آخرت کیلئے کریں گے میں انہیں خوش کرنے کیلئے ان کا اجر انہیں جلد دوں گا۔ اور میرے ہاں ان کیلئے کئی گناہ زیادہ اجر وثواب عطا ہے اور جب وہ مصائب وبلا پر صبر کر کے اناللہ وانا الیہ راجعون کہیں گے تو میں انہیں صلوٰۃ ورحمت اور ھدی الیٰ جنّة النعيم عطا کروں گا۔ (رواہ بیہقی فی دلائل النبوۃ)

٤...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس نعت کا سوال کیا جو تورات میں مندرج تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ تورات میں ہم نے آپ کی نعت لکھی ہوئی دیکھی کہ وہ محمد بن عبداللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کا مولود مکہ معظّمہ اور ہجرت گاہ مدینہ طیبہ اور ان کا ملک (بادشاہی) شام ہوگا۔ وہ نہ تو فحاش (فحش بولنے والے) ہوں گے اور نہ بازار کے چکر لگانے والے اور برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیں گے۔ لیکن وہ درگزر کر کے بخش دیں گے اور ان کی اُمت اللہ عزّ وجل کی حمد گزار ہوگی ہر سکھ اور ہر اونچی جگہ پر جاتے وقت اللہ عزّ وجل کی بڑائی بیان کریگی اور اپنے اطراف کو وضو کیلئے دھوئیگی اور اپنی کمروں پر ازار بند باندھے ہوگی یعنی شلواریں پہنے گی اور نمازوں میں ایسی صف بندی کرے گی جیسے جہاد پر صف بندی اور ان کی مساجد میں شہد کی مکھی کی طرح ذکر الٰہی کی وجہ سے ان کی گنگناہٹ ہوگی اور ان کے ذکر کی آوازیں آسمان کے خلاء میں سنائی دیں گی۔ (رواہ الدارمی فی مسندہ)

۵..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری صفت انجیل میں احمد المتوکل ہے ان کا مولد مکہ معظمہ اور ہجرت گاہ طیبہ۔ نہ وہ غصہ کرنے والے ہوں گے اور نہ سخت گو۔ نیکی کی جزاء نیکی سے دیں گے' برائی کی جزاء برائی سے نہ دیں گے، ان کی امت حمد گزار ہوگی اور وہ شلوار وغیرہ درمیان یعنی پنڈلیوں تک پہنیں گے اور اپنے اطراف کو وضو کیلئے دھوئیں گے اور ان کی قرآن کی قرأتیں ان کے سینوں میں ہوں گی اور جیسے جنگ میں صفیں باندھیں گے یونہی نماز کیلئے صفیں باندھیں گے اور میری رضا و خوشنودی کیلئے قربانیاں کریں گے، راتوں کو اُٹھ کر عبادت کریں گے، دن کو کاروبار میں مشغول رہیں گے۔ (رواہ ابو نعیم فی دلائل النبوۃ)

٦..... کعب الاحبار نے فرمایا کہ اس امتِ مصطفویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی صفت اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں ہے کہ وہ بہتر اُمت ہے کہ لوگوں کو نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے اور اول و آخر کتاب پر ایمان لائیں گے وہ گمراہوں سے جنگ کریں گے یہاں تک کہ کانے دجال سے لڑیں گے اور اللہ عزّ وجل کی حمد کرنے والے، سورج کی نگرانی کرنے والے اور حق فیصلہ کرنے والے ہوں گے۔ جب وہ کسی کام کا ارادہ کریں گے تو کہیں گے اِن شاء اللہ عزّ وجل یہ کام کروں گا۔ ان میں سے جسے کوئی بزرگی ملے گی تو اللہ عزّ وجل کی بڑائی بیان کریں گے اور جب کسی وادی میں اُتریں گے تو اللہ عزّ وجل کی حمد کریں گے۔ پانی، مٹی انہیں پاک کرنے والی ہوگی یعنی تیمم کریں گے جگہ ان کیلئے مسجد ہوگی جہاں بھی ہوں جیسا کہ کہا گیا ہے ؎

؎ مسجد شد روائے زمین ...... ہست رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وہ جنابت سے غسل کریں گے ان کا مٹی سے پاک ہونا پانی کی طرح پاک ہونا ہے یعنی جہاں پانی دستیاب نہ ہوگا وہ مٹی سے پاکی حاصل کریں گے یعنی تیمم کریں گے آثار وضوء سے ان کے اعضاء چمکیلے ہوں گے۔

فائدہ..... یہ تمام اُمور ہماری شریعت (مصطفویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے ہیں جو کہ سابقہ امتوں میں نہ تھے۔ اللہ عزّ وجل نے انبیاء علیہم السلام پر نازل کردہ کتب میں بیان فرمائے اور احادیث و آثار میں اس سے بڑھ کر ہیں میں نے خوفِ طوالت سے انہیں ترک کردیا۔

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت

اللہ عزّ وجل نے انبیاء علیہم السلام پر نازل کردہ کتب میں یہ بھی بیان فرمایا کہ اُمتِ مصطفویہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بھی فتنے ہوں گے اور ان کے خلفاء وملوک کے حالات بھی بیان فرمائے منجملہ ان کے یہ ہیں کہ کتاب اوّل میں مکتوب تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثال بارش کی سی ہے کہ وہ جہاں بھی واقع ہوتی ہے نفع پہنچاتی ہے۔ (رواہ ابن عساکر)

عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعب الاحبار سے پوچھا کہ تم نے میری صفت تورات میں کس طرح پائی؟ انہوں نے فرمایا کہ تورات میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوہے، زنجیر اور سخت گیر امیر ہوں گے کسی ملامت گر کی ملامت سے خائف نہیں ہوں گے پھر ان کے بعد وہ خلیفہ ہونگے جنہیں اُمت کے ظالم لوگ شہید کرینگے۔ اس کے بعد امت میں آزمائش شروع ہو جائیگی۔

(رواہ ابونعیم فی الحلیہ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک پادری کو بلا کر پوچھا کہ کیا تم اپنی کتابوں میں ہمارے متعلق کچھ پاتے ہو؟ اس نے عرض کی، ہم اپنی کتابوں میں تمہارے اوصاف واعمال لکھے ہوئے پاتے ہیں۔

غزوۂ صفین کا ذکر

قیس بن خرشہ اور کعب الاحبار ایک موقع پر ہمسفر تھے یہاں تک کہ مقام صفین میں پہنچے۔ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہو گئے۔ تھوڑی دیر غور وفکر کے بعد سر اُٹھا کر فرمایا کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں مسلمانوں کا اتنا خون بہے گا کہ کہیں دوسری جگہ اتنا خون نہ بہا ہوگا۔ قیس بن خرشہ نے کہا آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ یہ تو علم غیب ہے کہ جسے اللہ عزّ وجل نے اپنے لئے خاص فرمایا ہے کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ زمین کی بالشت برابر کوئی ایسی جگہ نہیں جس کا ذکر تورات میں نہ ہو۔ تورات وہ کتاب ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ اس میں زمین پر جو کچھ گزرا اور جو ہوگا تا قیامت اس میں سب کچھ لکھا ہوا ہے۔

فضیلت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ

ہشام بن خالد ربعی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ میں نے تورات میں پڑھا ہے کہ زمین و آسمان چالیس سال تک حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ کی وفات پر روئیں گے۔ (رواہ عبداللہ بن احمد فی روایات الزہد)

فائدہ...... اس موضوع پر بیشمار آثار ہیں۔ معجزات کے ذکر میں مفصل ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ قطعی طور پر ثابت ہے کہ اللہ عزّ وجل نے تمام انبیاء علیہم السلام کو اس امتِ مصطفویہ علٰی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے متعلق تمام احکام بیان فرمائے اور انہیں فتنے وفسادات اور دیگر واقعات تمام کے تمام بتائے۔ ثابت ہو کہ انبیاء علیہم السلام کو یہ تمام وحی کے ذریعے معلوم تھے۔ فلہٰذا انہیں کسی قسم کے اجتہاد و تقلید کی ضرورت نہیں۔

سوال...... اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کتب سابقہ کی تمام باتیں قرآن مجید میں ہیں۔

جواب...... اس میں کیا شک وشبہ ہے اس سے مانع کوئی امر نہیں بلکہ قرآن مجید میں اسکا ثبوت موجود ہے چند ارشادات ملاحظہ ہوں:

وانہ لتنزیل ربّ العٰلمین o نزل بہ الروح الامین o علیٰ قلبك لتكون من المنذرین o

بلسان عربی مبین o وانہ لفی زبر الاولین (پ۱۹۔سورۃ شعراء آیت۱۹۲تا۱۹۶)

ترجمۂ کنزالایمان شریف: اور بے شک یہ قرآن ربّ العالمین کا اُتارا ہوا ہے۔ اسے روح الامین لے کر اُترا۔ تمہارے دل پر کہ تم ڈر سناؤ۔ روشن عربی زبان میں۔ اور بے شک اس کا چرچا اگلی کتابوں میں ہے۔

فائدہ...... عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس کی تفسیر میں فرمایا وہ کتب کہ جن میں اولین کا بیان ہے مبترین عبید القرشی نے اولم یكن لہ آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ کیا ان کے پاس قرآن نہیں ہے؟ اس میں ہے کہ اسے علماء بنی اسرائیل جانتے ہیں یہ آیت دلیل ہے اس بات کی کہ اللہ عزّ وجل کی کتب سابقہ میں جو کچھ تھا وہ قرآن مجید میں موجود ہے۔

امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرآن فہمی

امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی آیت سے سمجھا کہ قرآن کو عربی زبان کے علاوہ دوسری زبان میں پڑھنا جائز ہے اور انہوں نے فرمایا کہ جو کتب سابقہ میں تھا وہ قرآن مجید میں موجود ہے اور کتب سابقہ غیر عربی میں تھیں اور قرآن مجید میں متعدد مقامات میں ہے کہ قرآن اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو قرآن مجید ایسا دعویٰ نہ کرتا۔ چنانچہ فرمایا:

وانزلنا الیك الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیه من الکتاب ومهیمنا علیه فاحکم بنیهم بما انزل الله ولا تتبع اهوآءهم عماجاءك من الحق (پ٦۔ سورۂ مائدہ:٤٨)

کنزالایمان شریف: اور اے محبوب! ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اُتاری اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی اور ان پر محافظ و گواہ تو ان میں فیصلہ کرو اللہ کے اُتارے اور سننے والے ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا اپنے پاس آیا ہوا حق چھوڑ کر۔

فائدہ...... ابن جریج نے آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ قرآن سابقہ کتب کا امین ہے جو کتب سابقہ کا مضمون قرآن میں ہے پس اس کی تصدیق کرو ورنہ تکذیب کرو۔ ابن زید نے آیت کی تفسیر میں فرمایا جو کچھ اللہ عزّ وجل نے تورات، انجیل اور زبور میں فرمایا اس کی تصدیق کرنے والا قرآن مجید ہے جو کچھ قرآن مجید میں ہے وہ ان کتب کی تصدیق ہے اور جو کچھ قرآن میں مذکور ہے وہ حق ہے۔

نیز اللہ عزّ وجل نے فرمایا:

ان هٰذا لفی الصحف الاولیٰ صحف ابراهیم وموسیٰ (پ٣٠۔ سورۃ الاعلیٰ، ع١٢، آیت:١٨۔١٩)

کنزالایمان شریف: بے شک یہ اگلے صحیفوں میں ہے ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔

فائدہ...... بزاز نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح سند کیساتھ بیان کیا ہے کہ جب آیت ان هٰذا لفی الصحف الاولیٰ صحف ابراهیم وموسیٰ نازل ہوئی تو رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید میں ابراہیم و موسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کے تمام صحف کا بیان ہے۔

نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ سورۃ (الاعلیٰ) صحف ابراہیم و موسیٰ میں بھی ہے۔

نیز ابو حاتم سے روایت کی یہ سورۃ صحف ابراہیم و موسیٰ میں بھی ہے اور اسی کی مثل اللہ عزّ وجل نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بھی نازل فرمایا۔

نیز عبدالرزاق قتادہ سے روایت کی ان هذا لفی الصحف الاولیٰ یہ وہی ہے کہ جو اللہ نے اسی سورۃ میں بیان فرمایا۔

نیز ابن ابی حتم نے حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ان هذا لفی الصحف الاولیٰ یعنی کتب الٰہیہ کا تمام مضمون اسی میں ہے۔

فائدہ...... اللہ تعالیٰ نے ام لم ینبا بما فی صحف موسیٰ و ابراهیم الذی وفی ان لا تزر وازرة وزر اُخری کیا اسے اس کی خبر نہ آئی جو صحیفوں میں ہے موسیٰ کے اور ابراہیم کے جو پورے احکام بجالایا کہ کوئی بوجھ اُٹھانے والی جان دوسری کا بوجھ نہیں اُٹھاتی۔ (پ٢٧۔ سورۃ النجم:٣٦)

فائدہ...... ان آیات سے ثابت ہوا کہ قرآنی مضامین کتب سابقہ میں موجود تھے۔ واللہ اعلم بالصواب

اس سے مزید تحقیق فقیر کی تصنیف 'نورالایمان فی ان جمیع العلم فی القرآن' اور 'القرآن جامع البیان' میں پڑھئے۔

طریقہ دوئم...... وہ یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرآن مجید کے مطالعہ سے وہ تمام اُمور جو شریعتِ مصطفویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے متعلق ہیں معلوم کرلینگے انہیں احادیثِ مبارکہ کی طرف قرآن فہمی کیلئے ضرورت بھی نہ پڑے گی۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جملہ اُمور قرآن فہمی سے طے فرماتے تھے کیونکہ قرآن مجید جمیع احکام شرعیہ کا جامع ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اپنے اس خاص فہم سے سمجھا جو اللہ عزّ وجل نے آپ کیساتھ خاص فرمایا پھر اُمت کیلئے اس کی اپنی زبان مبارکہ سے اس کی شرح فرمائی اور امت اس ادراک سے عاجز ہے جو نبی کو اللہ عزّ وجل نے ادراک بخشا اور عیسیٰ علیہ السلام نبی ہیں ممکن ہے انہیں بھی وہی ادراک نصیب ہو جو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نصیب ہوا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرآن دانی

اب ہم وہ دلائل لکھتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے ثابت ہوں کہ آپ نے جملہ امور شرعیہ کو قرآن مجید سے سمجھا۔

☆ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جملہ وہ احکام جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُمت کیلئے صادر فرمائے ان سب کو قرآن سے سمجھا۔

☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں وہی حلال کرتا ہوں جو اللہ عزّ وجل نے اپنی کتاب میں حلال بتایا اور وہی حرام کرتا ہوں جو اللہ عزّ وجل نے اپنی کتاب میں حرام بتایا۔

☆ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ وہ تمام احکام جو اُمت بیان کرتی ہے وہ سنت کی شرح ہے اور حدیث قرآن کی شرح ہے۔

☆ نیز فرمایا کہ دین کا ہر مسئلہ قرآن مجید میں ہے اور قرآن مجید کا ہر مسئلہ ہدایت کی دلیل ہے۔

☆ ابن برجان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا ہے وہ قرآن مجید میں ہے یا کم ازکم اس کی اصل میں ضرور ہوگی وہ اصل قریب ہوگی یا بعید ہوگی۔ اسے سمجھا جس نے سمجھا۔ جو محروم رہا وہ محروم رہا۔ یونہی جو فیصلہ فرمایا یا حکم دیا وہ سب قرآن مجید میں ہے۔

☆ جسے اللہ عزّ وجل نے سمجھ بخشی ہے اسے یہ توفیق ہے کہ وہ ہر شئے کا استخراج قرآن مجید سے کرسکتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تریسٹھ سال عمر کا استخراج سورۂ منافقون سے استنباط کیا ہے فرمایا کہ اس میں ہے لن یؤخر اللہ نفسا اذا جاء اجلھا اور ہرگز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اس کا وعدہ آجائے گا۔ (پ ۲۸۔ سورۃ المنافقون:۱۱) اور سورۃ المنافقون کا نمبر تریسٹھ ہے (فلہٰذا اس میں اشارہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر مبارک تریسٹھ سال ہے)۔

☆ امام عرسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ قرآن مجید نے علوم الاولین والآخرین جمع کیے ہیں کوئی شئے نہیں جو قرآن مجید میں نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے اللہ عزّ وجل نے قرآنی علوم مخفی رکھے وہ صرف اور صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائے پھر وہی علوم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معظم سادات صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بیان کئے جیسے خلفاء اربعہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود وابن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) یہاں تک کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر میرے اونٹ کی نکیل کی رسی گم ہو جائے تو میں اسے قرآن مجید میں پالیتا ہوں۔

☆ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب فتنے کھڑے ہونے والے ہیں عرض کی گئی کہ فتنوں کا علم کیسے ہوا فرمایا قرآن مجید سے۔ اس لئے کہ اس میں اولین وآخرین کی خبریں موجود ہیں۔ (رواہ الترمذی)

☆ اللہ عزّ وجل نے فرمایا **ما فرطنا فی الکتاب من شئ** ہم نے اس کتاب میں کچھ اُٹھا نہ رکھا۔ (سورۃ الانعام:۳۸)

☆ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزّ وجل کسی شئے سے غافل نہیں ہوا اگر کسی شئے سے غافل ہوتا تو ذرّہ اور رائی کے دانہ اور مچھر سے غافل ہوتا۔ (رواہ ابن ابی حاتم فی تفسیرہ)

☆ یہ بھی حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ عزّ وجل نے ہر علم قرآن مجید میں نازل فرمایا اور اس نے ہمیں ہر شئے بیان فرمائی لیکن ان علوم کو قرآن سے سمجھنے سے ہمارے عقول وفہوم قاصر ہیں۔

☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب میں تمہیں کوئی حدیث سناتا ہوں پھر اس کی تصدیق قرآن مجید میں پاتا ہوں۔ (رواہ ابن حاتم)

☆ حضرت سعید بن جبیر (تابعی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے جو حدیث بھی حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہنچی ہے میں نے اس کی تصدیق قرآن مجید میں پائی ہے۔ (رواہ ابن ابی حاتم)

فائدہ...... ان تمام بیانات سے ثابت ہوا کہ تمام شریعت مصطفویہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بیان قرآن مجید میں ہے ہاں اس کا سوائے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کوئی ادراک نہیں کرسکتا۔

فائدہ...... بعض علماء کرام نے فرمایا، قرآنی عبارات عوام کیلئے اور اشارات خواص کیلئے اور لطائف اولیاء کرام کیلئے اور حقائق انبیاء علیہم السلام کیلئے ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام رسول اور نبی ہیں اسی لئے وہ شریعت کے احکام قرآن سے بخوبی سمجھیں گے اور انہیں قرآنی احکام پر فیصلہ فرمائینگے۔ اگرچہ وہ بظاہر انجیل کے مخالف بھی ہوں اور یہی معنی ہے اس حدیث شریف کا **یحکم بشرع نبینا** یعنی وہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کا حکم فرمائیں گے۔

فائدہ...... یہ دو طریقے ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت کی معرفت کے ہیں اور یہ دو طریقے ماخذ کے لحاظ سے قوی ہیں۔

طریقہ سوئم...... امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنی نبوت کی بقاء کے باوجود حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت میں داخل ہونگے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان میں شامل ہیں کیونکہ بحالتِ زندگی مومن ہو کر انہوں نے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی اور تصدیق بھی فرمائی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ملاقات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوائے شبِ معراج کے متعدد بار ہوئی منجملہ ان کے ایک ملاقات کعبہ معظمہ میں ہوئی، چند روایات ملاحظہ ہوں:۔

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور اچانک ہم نے ایک چادر اور ایک ہاتھ دیکھا ہم نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ ہاتھ اور چادر کس کے ہیں جو ہم نے آنکھوں سے دیکھے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واقعی تم نے دیکھے؟ ہم نے عرض کی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں جنہوں نے مجھے ہدیہ سلام پیش کیا۔

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ طواف کر رہا تھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کے ساتھ مصافحہ کیا، لیکن ہم نے نہ دیکھا کہ نا معلوم کس سے مصافحہ فرمارہے ہیں، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا سوال کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میرے بھائی عیسیٰ علیہ السلام تھے کعبہ کا طواف کر رہے تھے وہ چونکہ طواف میں مصروف تھے میں طواف کے ختم کرنے کا منتظر تھا تاکہ وہ طواف پورا کرلیں تو ان سے ملاقات کروں وہ فارغ ہوئے تو میں نے انہیں سلام کیا۔

فائدہ...... اس سے ثابت ہوا کہ ملاقات کے بعد حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ممکن ہے آپ کی شریعت کے احکام بھی حاصل کرلئے ہوں اگرچہ انکی تو ارت کے بعض احکام شریعتِ مصطفویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے بظاہر خلاف ہونگے کیونکہ نبی کو علم تھا کہ وہ دنیا میں دوبارہ آئیں گے اور آپ کی اُمت میں شریعت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مطابق احکام کا اجراء کریں گے اسی انہوں نے بلا واسطہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے احکام حاصل کیئے۔

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جان لو کہ میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان نہ کوئی نبی ہے اور نہ کوئی رسول۔ لیکن یاد رکھو کہ وہ میرے بعد میری اُمت میں میرے خلیفہ ہوں گے۔

عیسیٰ علیہ السلام کے احکام صادر فرمانے کے دیگر طرق

طریقہ چہارم...... امام سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام ہمارے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت پر حکم فرمائینگے قرآن وحدیث سے استدلال کریں گے، لیکن اس میں مرتجم قول یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بالمشافہ بلاواسطہ فیض حاصل کرتے تھے۔ اسی لئے بعض بزرگوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو صحابہ کرام میں داخل کیا ہے یونہی خضر والیاس علیٰ نبینا وعلیہم السلام بھی صحابہ میں داخل ہیں۔

فائدہ...... امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تجرید الصحابہ میں عیسیٰ علیہ السلام کو نبی وصحابی لکھا اس لئے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی اور عیسیٰ علیہ السلام صحابہ کرام علیہم الرضوان میں آخر میں دُنیا سے رُخصت ہونے والے ہیں۔

سوال...... اموال بیت المال کے متعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کیا فیصلہ ہوگا؟

جواب...... دورِ حاضرہ میں بیت المال غیر شرعی قاعدہ پر جاری ہیں اسی لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے برقرار نہ رکھیں گے کیونکہ کوئی نبی غیر شرعی اُمور کو برقرار نہیں رکھ سکتا۔

فائدہ...... آئمہ فرماتے ہیں کہ بیت المال میں وراثت نہیں ہاں انتظامی امور میں وراثت جاری ہوسکتی ہے اور بیت المال کا انتظام اس طرح ہو جیسے دورِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تھا۔ امام ابن سراقہ اپنے دور ۴۰۰ھ کے متعلق فرماتے ہیں کہ کئی سالوں سے بیت المال میں بدنظمی ہے جب چوتھی صدی کا یہ حال ہے تو اس کے بعد نا معلوم کتنی خرابیاں ہوں گی۔ اور ہمارے دور ۱۴۲۳ھ میں نہایت ہی زبوں حالی اور ابتری ہے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے تشریف لائیں گے اور جملہ اسلام میں خرابیوں کو دُور فرمائیں گے۔ ظلم سے بھری دنیا کو عدل وانصاف سے معمور فرمائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی کی تیار کردہ اسلامی مملکت کے امور کو برقرار رکھیں گے۔ امام مہدی علیہ السلام مسلمانوں کے وہ اموال جن پر شاہان زمانہ قابض ہونگے اور ظلم سے مسلمانوں کے اموال پر قبضہ کیا ہوگا، ان سے چھین کر مسلمانوں میں تقسیم کردیں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام اس تقسیم کو برقرار رکھیں گے۔

حدیث شریف...... حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، عنقریب تمہارے عجمی بادشاہ آئینگے اور وہ تمہارے اموال غنیمت ہڑپ کر جائیں گے۔ (رواہ احمد وبزاز والطبرانی والحاکم فی مستدرک فی صحیحہ)

حدیث شریف...... حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک مہدی (علیہ السلام) اموال غنیمت مسلمانوں میں تقسیم کریں گے اس طرح عمل کریں گے جیسے تمہارے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی سنت ہے اور وہ اس طرح سے سات سال زندگی بسر فرمائیں گے۔

سوال...... اوقاف میں کون کون سی خرابیاں ہیں؟

جواب...... جس وَقف کا مصرف خیراتی جگہیں ہوں اور اہل اسلام کی مصالح، علماء وحفاظ (قراء)، اولاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اقارب، فقراء، مریض، لنگڑے لُولے لوگوں، مسافروں، مدارس ومساجد، حرمین وبیت المقدس اور کعبہ معظمہ کا غلاف یونہی دوسرے ایسے مقامات وغیرہ پر خرچ کرنا وقف صحیح ہے اور شریعت کے موافق ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسے وقف کو برقرار رکھیں گے۔

غلط وقف...... جو بادشاہوں اور وزراء اور افسروں کی عورتوں اور اولاد پر خرچ کرنا غلط وقف ہے اور شریعت کے خلاف ہے۔

طریقہ پنجم ...... امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ طریقہ میری رائے کا اظہار ہے وہ یہ کہ جب عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائینگے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملاقات کرینگے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہی ہر سوال کا جواب پائینگے اور شریعت میں اس پر کوئی شے مانع نہیں بلکہ اس کے چند دلائل موجود ہیں۔

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ والذی نفسی بیدہ لینزلن عیسیٰ ابن مریم ثم لئن قام علی قبری فقال یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا اجیبنہ قسم اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بے شک عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اُتریں گے پھر اگر میری قبر پر کھڑے ہو کر مجھے پکاریں تو ضرور میں انہیں جواب دوں گا۔ (رواہ ابو یعلی فی مسندہ)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لیھبطن اللہ عیسیٰ ابن مریم حکماً عدلًا و اماماً مقسطا فلیسلکن فج الروحاء حاجا او معتمرا ولیقفن علیٰ قبر فلیسلمن علی ولا ردن علیہ اللہ تعالیٰ ضرور عیسیٰ ابن مریم علیہم السلام کو زمین پر منصف حاکم و امام عادل اُتارے گا وہ ضرور فج الروحاء (شارع عام کے رستہ) سے حج یا عمرے کو جائینگے اور ضرور میری قبر پر ٹھہرینگے پس ضرور مجھے سلام کرینگے اور میں ضرور ان کے سلام کا جواب دوں گا۔ (ابن عساکر)

☆ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ظاہری زندگی میں انبیاء علیہم السلام کو کھلم کھلا دیکھتے تھے اور وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا جایا کرتے تھے جیسے پہلے گزرا کہ آپ نے طواف کے دوران عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا اور حدیث صحیح میں ہے کہ شب معراج حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے موسیٰ علیہ السلام کو مزار میں نماز پڑھتے دیکھا۔

اور یہ بھی صحیح حدیث میں ہے کہ الانبیاء احیاء یصلون انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں۔ یونہی عیسیٰ علیہ السلام زمین پر اُتریں گے اور وہ بھی انبیاء علیہم السلام کو دیکھیں گے اور ان سے ان کا اجتماع ہوگا یونہی نبی زندہ ہیں اور ان سے بھی عیسیٰ علیہ السلام ملاقات کریں گے اور ان سے استفادہ و استفاضہ کریں گے اور شریعت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے احکام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بلا واسطہ حاصل کرینگے۔ نیز علماء کرام فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کی بیداری میں زیارت کرامات اولیاء سے ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بعض خوش قسمت لوگ فیوض و برکات بیداری میں حاصل کرتے ہیں اور احکام شریعہ براہِ راست حضور علیہ السلام سے سیکھتے ہیں۔ اس مسئلہ پر درج ذیل علماء کرام نے نص فرمائی ہے:۔

(۱) امام غزالی (۲) امام بارزی (۳) تاج الدین ابن السبکی، یہ آئمہ شوافع ہیں (٤) امام قرطبی (٥) ابن ابی جمرہ (٦) ابن الحاج مدخل ہیں، یہ آئمہ مالکیہ ہیں (وغیرہ وغیرہ)۔

﴿حکایت﴾

یہ ولی کامل کا واقعہ ہے کہ وہ ایک فقیہ کی مجلس میں تشریف لائے فقیہ نے ایک حدیث بیان کی ولی اللہ نے فرمایا کہ یہ حدیث باطل ہے فقیہ نے کہا آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ ولی اللہ نے فرمایا هذا النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم واقف على راسك یہ ہیں حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرے سامنے رونق افروز ہیں وہ فرمارہے ہیں انی لم اقل هذا الحديث میں نے یہ حدیث نہیں فرمائی فقیہ کے سامنے سے پردے ہٹ گئے اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کر لی۔

﴿حکایت﴾

حضرت ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب حزب البحر فرماتے ہیں کہ لو حجبت عن النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم طرفة عين ما عددت نفسي من المسلمين اگر میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک لمحہ محجوب ہو جاؤں تو میں خود کو مسلمانوں سے شمار نہیں کرتا۔

انتباہ...... یہ عام اولیاء کرام کا حال ہے تو عیسیٰ علیہ السلام تو بڑی شان والے ہیں اُن کیلئے کوئی مشکل نہ ہوگا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے احکام شرعیہ حاصل کریں۔ جب چاہیں جہاں چاہیں۔ اس معنیٰ پر نہ اجتہاد کی ضرورت ہوگی اور نہ ہی کسی امام کی تقلید کی حاجت ہوگی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر لوگوں نے اعتراض کیا کہ آپ بکثرت احادیث بیان کرتے ہیں، ان میں بھولنے اور غلطی کرنے کا احتمال ہوسکتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام کے نزول تک میں زندہ رہوں اور میں انکے سامنے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیثِ مبارکہ بیان کروں تو وہ میری تصدیق کریں گے۔

فائدہ...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی احادیث کی تصدیق کرنا اس کی دلیل ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جملہ شریعت کا علم ہوگا۔ انہیں کسی امام سے کسی شئے کے بارے میں سوال کی ضرورت نہ ہوگی بلکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی تصدیق کریں گے اور ان کی صفائی دیں گے کہ انہوں نے جو کچھ بیان کیا ہے صحیح ہے۔ یہ مذکورہ سوال کا آخری جواب ہے۔

سوال...... عیسیٰ علیہ السلام جب نزول فرمائیں گے کیا ان پر نزولِ وحی ہوگا؟

جواب...... ہاں ان پر وحی کا نزول ہوگا۔ مندرجہ ذیل احادیث اس کی دلیل ہیں:۔

☆ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دجّال کا ذکر فرمایا یہاں تک کہ اس کے دَور میں حضرت مسیح ابن مریم علیہما السلام کو اللہ عزّ وجل مبعوث فرمائے گا۔ جامع مسجد اموی کے سفید منارہ شرقی پر اُتریں گے اس حال میں کہ آپ نے دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوں گے تشریف لاتے ہی دجال کے پیچھے چل کر اسے پالیں گے اور اسے قتل کردیں گے اس کا قتل مقام لد کے شرقی دروازہ پر ہوگا اسی دوران عیسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہوگی کہ اے عیسیٰ علیہ السلام! میں نے اپنے ایسے بندے بھیجے ہیں جن کے ساتھ جنگ کرنے کی کسی کو طاقت نہیں فلہذا آپ میرے بندوں کو پہاڑ پر لیجایئے پھر اللہ عزّ وجل یاجوج ماجوج بھیجے گا۔

(رواہ مسلم واحمد والترمذی وابوداؤد والنسائی وغیرہ)

فائدہ...... اس حدیث میں صراحت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام پر بعدِ نزول وحی نازل ہوگی۔

وحی بذریعہ جبرائیل علیہ السلام

یہ وحی لانے والے حضرت جبرائیل علیہ السلام ہی ہونگے اور یہ قطعی اور بلا تردد ہے کیونکہ وحی لانا جبرائیل علیہ السلام کی عموماً ڈیوٹی ہے۔ کیونکہ وہ اللہ عزوجل اور انبیاء علیہم السلام کے درمیان سفیر ہیں۔ ایسی خصوصی ڈیوٹی کسی اور فرشتے کیلئے نہیں۔ اس کی دلیل حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے جبکہ آپ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ جبرائیل امین اللہ بینہ وبین الانبیاء علیہم السلام یعنی جبرائیل علیہ السلام اللہ عزوجل کے اور انبیاء علیہم السلام کے درمیان امین ہیں۔

(رواہ ابو نعیم فی دلائل النبوۃ عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

فائدہ...... ابن سابط نے فرمایا کہ اُم الکتاب میں ہر شئے کا ذکر ہے۔ یہاں تک کہ قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے وہ سب کچھ اس میں ہے۔ (رواہ ابن ابی حاتم فی تفسیرہ وابوالشیخ ابن حبان فی کتاب العظمۃ)

جبرائیل علیہ السلام کی ڈیوٹی کی تفصیل

ان جملہ اُمور کی ڈیوٹی تین فرشتوں کے سپرد ہے:۔

1...... کتب الٰہیہ اور وحی کی ڈیوٹی جبرائیل علیہ السلام کے ذمہ ہے کہ وہ انہیں انبیاء علیہم السلام کے ہاں پہنچائیں اور قوموں کی تباہی و بربادی بھی انکے ذمہ ہے۔ اللہ عزوجل جس قوم کو تباہ و برباد کرنا چاہتا ہے تو جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیتا ہے کہ جا کر انہیں تباہ و برباد کردو نیز جنگوں میں اللہ والوں کی امداد بھی جبرائیل علیہ السلام کے ذمہ ہے۔

میکائیل علیہ السلام کی ڈیوٹی کی تفصیل

ان کے ذمہ بارش برسانا اور کھیتیاں اُگانا ہے۔

عزرائیل علیہ السلام کی ڈیوٹی کی تفصیل

ان کے ذمہ ارواح قبض کرنا ہے۔ قیامت میں یہ اپنے امور کی ادائیگی کو لوح محفوظ کی لکھائی کے مطابق دیکھیں گے تو برابر پائینگے بال برابر بھی فرق نہ ہوگا۔

جبرائیل علیہ السلام کا قیامت میں حساب

☆ سب سے پہلے حضرت جبرائیل علیہ السلام کا قیامت میں حساب ہوگا کیونکہ آپ اللہ عزّ وجل اور اس کے پیغمبران عظام کے درمیان امین ہیں۔ (رواہ ابن ابی حاتم عن عطا ابن السائب)

☆ حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ اور انبیاء علیہم السلام کے درمیان امین ہیں اور میکائیل علیہ السلام اللہ عزّ وجل سے کتب وصحف لیتے ہیں اور حضرت اسرافیل علیہ السلام اس معاملہ میں بمنزلہ حاجب (دربان) کے ہیں۔ (رواہ ابوالشیخ عن خالد بن ابی عمر)

☆ کسی نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کونسا فرشتہ اللہ عزّ وجل کے ہاں مکرم تر ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبرائیل اور میکائیل واسرافیل وملک الموت علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام۔ جبرائیل علیہ السلام تو صاحب الحرب اور صاحب المرسلین ہیں اور ہر وہ قطرہ جو بارش کا زمین پر گرتا ہے اس کی ڈیوٹی میکائیل علیہ السلام کی ہے، یونہی کھیتی کے ہر پتے کے اُگنے کی ڈیوٹی بھی انکے ذمہ ہے اور ملک الموت علیہ السلام ارواح قبض کرنے پر مقرر ہیں ہر بندہ نیک ہو یا برا، دریا میں ہو یا جنگل میں، ہر ایک کی روح ملک الموت علیہ السلام قبض کرتے ہیں اور اسرافیل علیہ السلام انکے اور اللہ عزّ وجل کے درمیان امین ہیں۔ (رواہ ابوالشیخ عن عکرمہ بن خالد)

فائدہ...... ملائکہ میں جبرائیل علیہ السلام اللہ عزّ وجل کے خادم مشہور ہیں۔ (رواہ ابوالشیخ عن عبدالعزیز بن خالد)

☆ اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے کہ وہ کوئی امر نافذ فرمائے تو وہ حکم لوح محفوظ میں لکھا جاتا ہے یہاں تک کہ اسرافیل علیہ السلام کے ماتھے پر آواز گونجتی ہے۔ وہ سر اُٹھا کر دیکھتے ہیں تو وہ لوح محفوظ میں لکھا پاتے ہیں۔ پھر وہ جبرائیل علیہ السلام کو بلا کر فرماتے ہیں کہ میں ایسے ایسے احکام کا حکم دیا گیا ہوں۔ جبرائیل علیہ السلام یہ سن کر حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر وحی پیش کرتے ہیں۔ (اخرجہ ابن ابی زمنین فی کتاب السنۃ)

☆ جب اللہ عزّ وجل کسی امر کا حکم فرماتا ہے تو وہ الواح میں ہوتا ہے۔ وہ الواح حضرت اسرافیل علیہ السلام کے سامنے لٹکتی ہیں وہ ان میں امر الٰہی لکھا ہوا پاتے ہیں پھر جبرائیل علیہ السلام کو بلا کر حکم سناتے ہیں جبرائیل علیہ السلام وہ حکم سن کر اسی طرح تعمیل فرماتے ہیں جیسے اوپر مذکور ہوا۔ (رواہ ابوالشیخ عن ابی بکر الہذلی)

☆ لوح محفوظ عرش سے معلّق ہے۔ جب اللہ عزّ وجل کسی امر کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ لوح محفوظ میں خود بخود لکھا جاتا ہے۔ پھر لوح حضرت اسرافیل علیہ السلام کے ماتھے کو کھٹکھٹاتی ہے۔ اسرافیل علیہ السلام اسے دیکھتے ہیں اگر وہ حکم اہل آسمان کے متعلق ہوتا ہے تو وہ حضرت میکائیل علیہ السلام کے سپرد فرماتے ہیں۔ اسی لئے سب سے پہلے حساب لوح محفوظ سے ہوگا۔ جب اسے بلایا جائے گا تو اللہ عزّ وجل کے خوف سے اس کے کاندھے کانپ رہے ہونگے۔ اسے کہا جائے گا تو نے میرا پیغام پہنچایا؟ وہ عرض کرے گی ہاں۔ اس سے گواہ مانگا جائیگا تو وہ اسرافیل علیہ السلام کو گواہ بنا کر پیش کریگی۔ اس پر اسرافیل علیہ السلام کو بلایا جائے گا۔ اس سے پوچھا جائے گا کیا تجھے لوح نے میرا پیغام پہنچایا؟ وہ عرض کرینگے ہاں۔ اس پر لوح کہے گی الحمد للہ الذی نجانی من سوء الحساب تمام تعریف اللہ عزّ وجل کو ہے جس نے مجھے برے حساب سے نجات بخشی۔ (رواہ ابوالشیخ عن ابن سنان)

☆ جب قیامت کا دن ہوگا تو اسرافیل علیہ السلام کو بلایا جائے گا۔ خوفِ خدا سے ان کے کاندھے کانپ رہے ہوں گے۔ ان سے سوال ہوگا کہ جو حکم لوح نے تمہیں پہنچایا اس کا تو نے کیا کیا؟ عرض کریں گے، میں نے جبرائیل علیہ السلام کو پہنچایا۔ اس پر جبرائیل علیہ السلام کو بلایا جائے گا۔ ان کے بھی خوفِ خدا سے کاندھے کانپ رہے ہوں گے۔ ان سے کہا جائے گا کہ جو حکم اسرافیل علیہ السلام نے تم کو پہنچایا اس پر تم نے کیا عمل درآمد کیا؟ عرض کریں گے، میں نے رُسل علیہم السلام تک پہنچا دیا۔ اس پر رُسل علیہم السلام کو بلایا جائے گا۔ ان سے سوال ہوگا کہ کیا تم نے میرا پیغام پہنچا دیا جو تمہیں جبرائیل علیہ السلام نے میری طرف سے دیا؟ وہ عرض کریں گے ہاں یا اللہ! ہم نے لوگوں تک تیرا حکم پہنچا دیا تھا۔ اس مضمون کو اللہ عزّ وجل نے یوں بیان فرمایا فلنسئلن الذین ارسل الیہم ولنسئلن المرسلین تو بیشک ضرور ہمیں پوچھنا ہے ان سے جن کے پاس رسول گئے اور بیشک ضرور ہمیں پوچھنا ہے رسولوں سے۔ (پ ۸۔ سورۃ الاعراف: ۲) ...... (اخرجہ ابوالشیخ عن وہیب بن الورد)

☆ قیامت میں سب سے پہلے حضرت اسرافیل علیہ السلام کو بلایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اُسے فرمائیگا، کیا تو نے میرا پیغام پہنچایا تھا؟ عرض کرینگے، ہاں۔ اس پر جبرائیل علیہ السلام کو بلایا جائیگا۔ ان سے پوچھا جائے گا، کیا تمہیں اسرافیل علیہ السلام نے میرا پیغام پہنچایا؟ جبرائیل علیہ السلام عرض کریں گے ہاں۔ اس پر اسرافیل علیہ السلام بری الذمہ ہو جائیں گے۔ پھر اللہ عزّ وجل جبرائیل علیہ السلام کو فرمائیگا کہ تم نے اس پیغام کا کیا کیا؟ عرض کریں گے، میں نے پیغمبرانِ عظام کو پہنچا دیا۔ اس پر رُسل علیہم السلام کو بلایا جائے گا۔ ان سے سوال ہوگا کہ کیا تمہیں جبرائیل علیہ السلام نے میرا پیغام پہنچا دیا؟ وہ عرض کریں گے ہاں۔ اس پر حضرت جبرائیل علیہ السلام بری الذمہ ہو جائیں گے۔ (الحدیث: اخرج ابن المبارک فی الزہد)

فائدہ...... ان تمام آثار سے ثابت ہوا کہ وحی کا کام صرف اور صرف جبرائیل علیہ السلام کے سپرد ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ وحی حضرت اسرافیل علیہ السلام کے ذریعہ حاصل کرتے ہیں۔ یہ جو لوگوں کے ہاں مشہور ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے بعد زمین پر نہیں آئے' یہ بالکل غلط ہے۔ اس وہم وخیال کی کوئی اصل نہیں اس کے غلط ہونے کے دلائل ملاحظہ ہوں۔

احادیثِ مبارکہ

☆ حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کیا جنبی غسل کیے بغیر نیند کرسکتا ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے ہاں پسندیدہ امر یہ ہے کہ وہ غسل نہ سہی، کم از کم وضو ضرور کر کے سوئے کیونکہ خطرہ ہے کہ اس کی موت کے وقت اس کے ہاں جبرائیل علیہ السلام نہ آجائیں۔

فائدہ...... یہ حدیث دلیل ہے اس امر کی کہ جبرائیل علیہ السلام زمین پر آتے ہیں اور مومن کی موت کے وقت بھی اس کے پاس آتے ہیں۔ (طبرانی فی الکبیر)

☆ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دجال کے متعلق تفصیل بتاتے ہوئے فرمایا کہ دجال کا مکہ شہر سے گزر ہوگا تو وہ ایک عظیم شخص کو دیکھ کر پوچھے گا تم کون ہو؟ وہ کہے گا میں میکائیل (علیہ السلام) ہوں اللہ عزّ وجل نے مجھے بھیجا ہے تاکہ میں دجال کو حرم مکہ میں داخل ہونے سے روکوں۔ پھر وہ مدینہ پاک سے گزرے گا تو وہ ایک عظیم شخصیت کو دیکھے گا تو پوچھے گا آپ کون ہیں؟ فرمائیں گے میں جبرائیل (علیہ السلام) ہوں مجھے اللہ عزّ وجل نے اس لئے بھیجا ہے تاکہ میں دجال کو مدینہ طیبہ میں داخل ہونے سے منع کروں۔
(رواہ الطبرانی)

☆ تنزل الملائکة والروح کی تفسیر میں ضحاک نے فرمایا کہ روح سے یہاں جبرائیل علیہ السلام مراد ہیں۔ کیونکہ وہ لیلۃ القدر میں ملائکہ سمیت زمین پر نازل ہوکر مسلمانوں کو السلام علیکم کہتے ہیں اور یہ ہر سال ہوتا ہے۔

ازالۂ وہم...... بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام جب نزول فرمائیں گے تو ان پر کوئی حقیقی وحی نازل نہ ہوگی اور نہ ہی وحی الہام ہوگی یہ قول بالکل ساقط و مہمل ہے دلائل ملاحظہ ہوں۔

☆ یہ قول حدیث صحیح کے خلاف ہے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے فرمایا اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام پر وحی فرمائے گا کہ اے عیسیٰ علیہ السلام! میں ایسے بندوں کو بھیج رہا ہوں جن کے ساتھ جنگ کرنے کی کوئی طاقت نہیں رکھتا۔ میرے ان بندوں کو جو تیرے ساتھ ہیں پہاڑ کی طرف لے جاؤ۔ (رواہ مسلم وغیرہ ورواہ الحاکم فی المستدرک)

اور فرمایا یہ حدیث علی شرط الشیخین صحیح ہے اور یہ حدیث پہلے بھی گزری ہے۔

فائدہ...... یہ حدیث صریح ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام پر وحی حقیقی ہوگی نہ کہ وحی الہامی۔

☆ ان لوگوں کا خیال اس لئے بھی غلط ہے کہ وحی حقیقی کے نزول پر کوئی مانع شرعی بھی نہیں۔

سوال...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے نبوت منقطع ہو جائے گی فلہذا وحی کے نزول کا تصور کیا؟

جواب...... جو نبی سے نبوت کا زوال جائز جانے کافر ہے۔ اس لئے کہ کسی نبی کی نبوت کبھی منقطع نہیں ہوئی یہاں تک کہ موت کے بعد بھی انقطاع محال ہے۔ یہ کہنا کہ نبوت کا انقطاع کسی نہ کسی وقت ہو سکتا ہے کفر ہے۔ نبی سے نبوت کے منقطع ہونے پر کوئی دلیل نہیں بلکہ ان کی دائمی نبوت کی دلیل ہی اس غلط خیال کے ردّ کیلئے کافی ہے۔

فائدہ...... حضرت امام سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہی لکھا جو ہم نے اوپر بیان کیا۔ اپنی تصنیف میں لکھتے ہیں کہ ہر نبی سے اللہ عزّ وجل نے عہد لیا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مبعوث ہوں تو ان کے زمانہ میں ہر نبی کو ان پر ایمان لانا ہوگا اور غلامی کرنی ہوگی اور ہر نبی کو اپنی اُمت کو وصیت کرنی ہوگی۔ اس میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و احترام اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلند قدری کی تعظیم و تکریم کی تاکید شدید ہے جیسا کہ یہ امر کسی پر مخفی نہیں اس میں یہ بھی ظاہر ہے کہ اگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انکے زمانہ میں تشریف لائیں تو وہ ان کے بھی رسول ہوں گے اور ان کی امت کے بھی اس معنی پر آپ کی نبوت جمیع مخلوق کیلئے عام ہے حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر تا قیامت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب کے رسول ہیں بلکہ ان سے پہلے جو مخلوق گزری انکے بھی نبی ہیں اور وہ سب آپ کے اُمتی۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بعثت الی الناس کافۃ میں تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوں اس میں قیامت تک کسی خاص قسم کے لوگوں کی تخصیص نہیں یہاں تک کہ امام سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی الانبیاء ہیں۔ اب اگر آدم و نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام کے زمانہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائیں تو ان تمام انبیاء علیہم السلام اور اگلی اُمتوں پر واجب ہوگا کہ وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائیں اور غلامی اختیار کریں۔ اللہ عزّ وجل نے ان سے وعدہ لیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کریں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کریں اس اعتبار سے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت ان سب کیلئے معناً ثابت ہے لیکن یہ اس پر موقوف ہے کہ ان لوگوں کو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ نصیب ہو جائے یعنی اگر انہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ نصیب ہو جائے تو ان پر واجب ہے کہ وہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کریں۔ اس معنی پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں جب تشریف لائینگے تو وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کرینگے لیکن اپنی نبوت سے بھی موصوف ہونگے یہ خیال غلط ہے کہ وہ ایک عام اُمتی ہونگے ہاں وہ ایک امتی ہونگے مگر بایں معنی کہ ان پر رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع واجب ہوگی اور وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت پر قرآن و سنت کی روشنی میں احکام جاری کریں گے۔ ان کے احکام کے اجراء، امر و نہی وغیرہ کا تعلق بھی تمام امت کے ساتھ ہوگا اور وہ نبی مکرم اپنی نبوت سے بھی بدستور موصوف ہونگے انکی نبوت میں کسی قسم کی کمی نہ ہوگی یونہی اگر حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انکے زمانہ میں یا موسیٰ و ابراہیم و نوح و آدم علیہم السلام کے زمانہ میں مبعوث ہوتے تو وہ انبیاء اپنی نبوت میں بھی بدستور نبی ہوتے اور حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اُمتی بھی، وہ اپنی اُمتوں کیلئے بدستور نبی و رسول ہوتے۔ ثابت ہوا کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان انبیاء و رسل علیہم السلام کے بھی نبی ہیں اور ان کی امتوں کیلئے بھی۔ کیونکہ آپ کی نبوت اعم و اشمل و اعظم ہے۔

یہ تمام تقریر امام سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہے اس سے واضح ہوا کہ اس میں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ عیسیٰ علیہ السلام نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متبع بھی ہوں گے اور اپنی نبوت سے متصف بھی اور ان کے پاس جبرائیل علیہ السلام اللہ عزّ وجل کے چاہنے پر وحی بھی لائیں گے۔

سوال......جس وحی کا ذکر مسلم شریف میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام پر وحی ہوگی اس وحی سے الہام مراد ہے۔

جواب...... یہ تاویل صحیح نہیں اسلئے کہ اہل اصول کے نزدیک تاویل یہ ہے کہ لفظ کو ظاہر سے دلیل کی بنا پر ہٹایا جائے اگر دلیل نہ ہو تو وہ تاویل لغو ہوگی اور یہاں کوئی دلیل نہیں بلا دلیل تاویل کی گئی ہے فلہذا یہ حدیث سے لہو ولعب کرنا ہے اور وہ گمراہی ہے۔

سوال......ہاں دلیل موجود ہے حدیث شریف میں ہے **لا وحی بعدی** میرے بعد کوئی وحی نہیں۔

جواب......ان الفاظ کے ساتھ یہ حدیث باطل ہے۔

سوال......اس پر صحیح حدیث دلیل ہے۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **لا نبی بعدی** میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

جواب......قائل نے جس مقصد کیلئے یہ حدیث دلیل بنائی ہے اسے اس کے موقف سے دور کا بھی تعلق نہیں کیونکہ اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو نئی شریعت لا کر اپنی شریعت کو منسوخ کرے۔ اس حدیث کا شارحین حدیث نے یہی مطلب بیان کیا ہے۔

لطیفہ......اس قائل سے پوچھا جائے کیا تم اس حدیث کا مطلب مذکور کے علاوہ کوئی اور لیتے ہو؟ اگر وہ کہے کہ ہاں تو اسے کہا جائیگا اس سے تم پر دو کفر لازم آتے ہیں: (۱) نزول عیسیٰ علیہ السلام کی نفی (۲) عیسیٰ علیہ السلام سے نبوت کی نفی، یہ دونوں امر کفر ہیں۔

تقریر شیخ الاسلام علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ......حضرت امام ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سوال ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائینگے تو کیا وہ کتاب اللہ یعنی قرآن مجید اور سنت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حافظ ہیں یا علماء سے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاصل کر کے اجتہاد کریں گے' اس بارے میں وضاحت فرمائیں۔

جواب......علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہی جواب دیا جو امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دلائل سے ثابت فرمایا اور الحمد للہ عزّ وجل یہی اہلسنت بریلوی مسلک کا موقف ہے کہ اس بارے میں صریح مضمون تو وارد نہیں ہوا لیکن عیسیٰ علیہ السلام کے مقام عالی شان کے لائق ہے کہ وہ براہِ راست رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استفادہ کر کے اُمت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں وہی احکام نافذ فرمائینگے جو انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حاصل ہونگے۔ کیونکہ در حقیقت عیسیٰ علیہ السلام حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نائب اور خلیفہ ہوں گے۔ (واللہ ورسولہ الاعلیٰ اعلم)

انتباہ......اس کے مطابق بعض منکرین سے یہ بھی کہتے سنا گیا ہے کہ وہ جو احادیث میں وارد ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونگے تو صبح کی نماز امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے پڑھیں گے یہ غلط ہے۔ (معاذ اللہ) بلکہ بعض صاحبان نے تو اس کے انکار پر ایک کتاب لکھی اور اس کی وجہ یہ بتائی کہ عیسیٰ علیہ السلام نبی ہیں اور امام مہدی اُمتی اور نبی کی شان بلند اور مقام اعلیٰ ہے یہ ان کی کسر شان ہے کہ وہ ایک اُمتی کے پیچھے نماز پڑھیں۔

جواب......منکرین کی یہ عجیب منطق بلکہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ وہ ایک غلط تاویل پیش کرتے ہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھنا متعدد احادیث سے ثابت ہے اور وہ احادیث یہ ہیں:۔

☆ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو فرماتے سنا اس میں یہ بھی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نمازِ فجر کے وقت نزول فرمائیں گے تو انہیں لوگوں کے امیر کہیں گے کہ اے روح اللہ علیہ السلام! آگے بڑھئے اور ہمیں نماز پڑھایئے۔ وہ فرمائیں گے کہ اے اس امت کے گروہ! تمہارا بعض تم پر افضل ہے فلہذا آپ ہی نماز پڑھائیں اس پر امام مہدی علیہ السلام آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں گے۔ نماز کی فراغت کے بعد عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی علیہ السلام کا ہتھیار لے کر دجال کی طرف چل پڑیں گے۔ (رواہ احمد والحاکم فی المستدرک) اور اسے صحیح کہا۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب کہ تم میں عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اُتریں گے اس وقت تمہارا امام تمہارے میں سے ہوگا۔ (متفق علیہ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال خروج کرے گا پھر اس حدیث کو مفصل بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ اچانک عیسیٰ علیہ السلام لوگوں میں تشریف لائیں گے اس وقت نماز کی اقامت کہی جائے گی اور انہیں کہا جائے گا اے روح اللہ! آگے بڑھ کر نماز پڑھایئے۔ وہ فرمائیں گے تمہارا کوئی آگے بڑھے اور نماز پڑھائے۔ (رواہ احمد عن جابر بن عبد اللہ)

☆ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر غالب رہے گا یہاں تک کہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اُترینگے اور فرمائینگے تمہارے میں سے کوئی نماز پڑھانے کیلئے آگے بڑھے۔ انکا امام کہے گا اے عیسیٰ علیہ السلام آپ ہی نماز پڑھائیں وہ فرمائینگے تم اس کے زیادہ حقدار ہو تمہارے بعض تمہارے بعض پر امیر ہیں اور اس امت میں اللہ عزوجل کے ہاں مکرم تر ہیں۔

(رواہ ابو یعلیٰ عن جابر بن عبد اللہ)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایکدن ہمیں خطبہ دیا اور اس میں دجال کا ذکر فرمایا حدیث کو مفصل بیان فرما کر اس میں ارشاد فرمایا کہ ان کا امام انہی میں سے ایک صالح انسان ہوگا اندریں اثناء وہ امام انہیں نماز صبح پڑھا رہا ہوگا تو اس وقت حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اُتریں گے اور وہ بھی نماز صبح پڑھ رہے ہوں گے تو امام صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر رجعت قہقہری کے طور پر ہٹیں گے تا کہ عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھائیں عیسیٰ علیہ السلام امام صاحب کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے آپ ہی نماز پڑھاتے رہیں آپ کیلئے اقامت کہی گئی ہے تو وہ نماز صبح انہیں کا امام ہی پڑھائے گا عیسیٰ علیہ السلام وہاں سے ہٹ کر فرمائینگے دروازہ کھولو! دروازہ کھولا جائیگا تو اس کے پیچھے دجال موجود ہوگا۔ (رواہ ابوداؤد وابن ماجہ)

☆ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر جنگ کرتا رہے گا اور وہ تا قیامت غالب رہے گا عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اُتریں گے تو فرمائیں گے، امیر اسی امت کا ہونا چاہئے پھر امام صاحب کو فرمائیں گے کہ آپ ہی ہمیں نماز پڑھائیں۔ وہ کہیں گے نہیں! بے شک تمہارا بعض تمہارے بعض پر امین ہے یہ اللہ کی طرف سے اس امت کیلئے اکرام واعزاز ہے۔

نوٹ...... یہ امام حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے۔ (اُویسی غفرلہٗ)

سوال...... نبی اجل واکرم ہوتا ہے وہ اس سے بالاتر ہے کہ وہ کسی امت کے پیچھے نماز پڑھے۔

جواب...... یہ سوال غلط ہے اس لئے کہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم السلام سے بزرگ تر ہیں نیز ہر مقام اور ہر مرتبہ میں ان سب سے ارفع واعلیٰ ہیں۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، مجدد دین وملت، امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ؎

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ   سب سے بالا و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بار عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے اور دوسری بار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی ہے اور یہ بھی فرمایا کہ نبی دُنیا سے رُخصت نہیں ہوتا جب تک کہ اپنے کسی ایک امت کے پیچھے نماز نہ پڑھے اور یہ بات احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ اب سائل کس منہ سے سوال مذکور پیش کرسکتا ہے۔ مجھے اس انکار پر تعجب نہیں کہ شاید وہ اس مسئلے کو نہ جانتا ہو بلکہ تعجب اس شخص پر ہے کہ جس نے اس موضوع پر رسالہ لکھا جو کافی عرصہ تک اسکی مذمت کا سبب بنا رہے گا۔

فائدہ...... مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ ابن سرین نے فرمایا کہ مہدی علیہ السلام اسی اُمت سے ہوں گے اور وہ وہی ہیں جو عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی امامت کریں گے۔

فقط والسلام (واللہ اعلم بالصواب)

الحمد للہ علیٰ توفیقہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

فقیر اویسی غفرلہٗ نے یہ رسالہ **اعلام ارباب العقول فی شغل عیسیٰ علیہ السلام بعد النزول** کوئٹہ بلوچستان برمکان الحاج چودھری بشیر احمد صاحب ختم کیا۔ جبکہ فقیر ان دونوں علامہ محمد امجد علی چشتی مدظلہ العالی کا مونکی ضلع گوجرانوالہ اور عزیزی الولد المولوی الحافظ محمد ریاض احمد اویسی سلمہ ربہ کی رفاقت میں جلسہ ہائے میلاد کیلئے بلوچستان حاضر ہوا۔

۲۲ ربیع الاوّل شریف ۱۴۲۳ھ

بروز سہ شنبہ۔ قبل صلوٰۃ الظہر